گرمی سے حریت کی اک آتش کدہ تھا دل

باطل پسند ہونا بڑا سود مند تھا — وہ مرد باخدا! تو مگر حق پسند تھا
بے لوث بے ہراس گزاری تمام عمر — تھی حرص عز و جاہ نہ خوف گزند تھا
اٹھی نہ سوئے دولتِ دنیا کبھی نظر — کس درجہ بے نیاز دل مستمند تھا
چلتا فریب دانہ و دام اس پہ کس طرح — سدرہ نشیں بلند زکید و کمند تھا
تھا درد ملک وملت اسے جان سے عزیز — درماں سے بے نیاز دل درد مند تھا
گرمی سے حریت کی اک آتشکدہ تھا دل — اور دل میں جو خیال تھا گویا سپند تھا
اس ساحرِ کلام کے ایک ایک لفظ میں — اک قلزمِ معانی و مفہوم بند تھا
دار و رسن کے پنجۂ خونیں سے بے نیاز — محبوب اس کو سلسلۂ قید و بند تھا
ہم اور اس کی موت کے شایان شان غم
اس کا مقام و مرتبہ بسمل بلند تھا

بسمل سعیدی۔ دہلی

وہ پیکرِ حمیت و غیرت نہیں رہا

سرمایہ دار حسنِ خطابت نہیں رہا — آئینہ دار شوکت ملت نہیں رہا
پروانۂ چراغ رسالت نہیں رہا — اور رازدارِ ختم نبوت نہیں رہا
افسوس وہ شہید نبوت نہیں رہا — واحسرتا! امیرِ شریعت نہیں رہا
اک برق بے اماں تھا جو باطل کے واسطے — وہ شعلۂ نوائے صداقت نہیں رہا
افسوس بزمِ عشق پر طاری ہے اک سکوت — لذت شناسِ دردِ محبت نہیں رہا
ملتان جس کے فقر سے شاہی کا ہمنشیں — وہ پیکر حمیت و غیرت نہیں رہا
جس نے کلی کلی کو کیا آشنائے درد — نغمہ طرازِ گلشن وحدت نہیں رہا
رنگیں ہے جس سے قصۂ آزادئ وطن — صد حیف وہ مجاہد ملت نہیں رہا
تھا عالم شباب کو پیری پہ جس کی ناز — وہ امتزاج دین و سیاست نہیں رہا
انگریز جس کے نام سے لرزاں تھا آج تک — وہ امتزاج دین و سیاست نہیں رہا
حیرت لحد پہ اس کی ہوں رحمت کی بارشیں
صد نازشِ تلاوتِ قرآں نہیں رہا

حیرت جلالپوری